SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, October 08, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد و لم یکن لہ کفواً احد۔

ترجمہ۔ اے نبی کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ وہ معبود برحق بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(سورۃ اخلاص)

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

There is no question today. The leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پروفیسر محمد ابراہیم خان بعض ناگزیر

وجوہات کی بنا پر گزشتہ بائیسویں اجلاس کے دوران مورخہ ۱۵ تا ۲۲ ستمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیےانہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر ساجد میر ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے گزشتہ بائیسویں اجلاس کے دوران مورخہ ۱۹ تا ۲۲ ستمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: You had some comments Raza Rabbani Sahib.

POINT OF ORDER

RE: DISASTROUS EARTHQUAKE OF THE 8TH OCTOBER 2005.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین صاحب! جیسے آپ اور دوسرے تمام دوستوں کوعلم ہے کہ آج ایک شدید زلزلہ جو Richter scale پر 7.6 بتایا جاتا ہے، آیا ہے۔ یہ نہ صرف اسلام آباد بلکہ پشاور، Northern Areas پنجاب میں آیا ہے اور اسے لاہور تک محسوس کیا گیا۔ اس کے متعلق ابھی ابتدائی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، ان کے مطابق کچھ عمارتیں راولپنڈی شہر میں، اسلام آباد میں غالباً مارگلہ ٹاورز کے دو floors اور لاہور شہر میں دو buildings منہدم ہوئی ہیں۔ ابھی تک ان کے متعلق اطلاعات ملی ہیں کہ یہ زلزلہ سے مسمار ہوئی ہیں۔ جانی نقصان کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ جناب والا! اس کے بعد یہ obvious ہے کہ جب پاکستان کی تاریخ میں ابھی تک Richter scale 7.6 کا زلزلہ نہیں آیا ہے اور جس کا epicentre اسلام آباد سے غالباً 90 kilometers کے فاصلے پر ہے تو اس کے consequence میں جیسے جیسے دن آگے چلے گا، اطلاعات آئیں گی۔ یہ کوئی ایک جھٹکا نہیں تھا بلکہ صبح کے بڑے جھٹکے کے بعد مزید جھٹکے بھی محسوس کئے گئے ہیں۔

جناب والا! یہ لازمی بات ہے کہ اجلاس کی ہماری requisition بھی عوامی issues پر

بات کرنے کے لئے ہی تھی لیکن اس وقت جو صورت حال پورے ملک یا آدھے ملک کو درپیش ہے اور جس طرح لوگوں کو اس بات کی پریشانی بھی ہے کہ ان کے لواحقین کا مختلف شہروں میں کیا حال ہوگا اور اس کے علاوہ آپ کے دفتر آنے سے پہلے بھی اسلام آباد میں پانچ چھ جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو فوری طور پر تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے massive relief efforts کو mobilize کرنا چاہئیے کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ خاص طور پر Northern Areas میں کافی نقصان ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن میں بہت نقصان ہوا ہے۔ Independent TV channels نے ابتدائی reports دی ہیں کہ Northern Areas میں کچھ dams کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ اگر ایسی صورت حال ہے تو جیسے جیسے دن آگے بڑھے گا، مزید نقصانات کی اطلاعات آئیں گی۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ایک massive national mobilization effort کی ضرورت ہے اور ایسی قدرتی آفات جب قوموں کے سامنے آئیں تو اس وقت پوری قوم کو متحد ہو کر شانہ بشانہ آگے بڑھنا چاہئیے تاکہ جن لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے، اس کی مکمل طور پر تلافی ہو سکے۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ عموماً پریس اور ہم سب کی نظر میں بھی urban centers زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ ہم سب یہاں بیٹھتے ہیں لیکن اس کی جو viberations ہیں، وہ urban centers کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ دیہاتی علاقوں میں بھی بڑی حد تک محسوس کی گئی ہیں اور دیہاتی علاقوں میں جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ مٹی کے کچے گھر ہوتے ہیں اور وہ 7.6 Richter scale یا اس کے نزدیک کی viberations کو برداشت نہیں کر سکتے اور یقیناً وہاں تک پہنچنا اور وہاں کے دور دراز کے علاقوں سے information آنے میں بھی وقت لگے گا تو میں آپ کے توسط اور Leader of the House کے توسط سے Combined Opposition کی جانب سے گزارش کروں گا کہ حکومت کو اور بالخصوص وزیر اعظم کو ---

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ موقع نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو interject کیا جائے۔ جب وہ بات کریں گے تو وہ کرلیں کیونکہ لازمی بات ہے کہ میں پورے ہاؤس کے

behalf پر نہیں بول سکتا۔ میں جن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہوں، ان کے لئے بات کروں گا۔ وسیم سجاد صاحب جب باتیں کریں گے تو وہ یقیناً دوسری طرف کی بھی بات کریں گے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ ایک bipartisan issue ہے جس میں عوام کو قدرتی آفات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم اس بات کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ حکومت کی mobilization کو مکمل اور فوری طور پر کیا جائے۔ اس لئے بھی کہہ رہے ہیں کہ عموماً دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جہاں پر representative یا democratic governments ہوں تو وہ فوری طور پر عوام کے مسائل کی طرف رجوع کرتی ہیں اور وہ اپنے آپ کو mobilize کرتی ہیں لیکن یہاں پر ماضی کا تجربہ کچھ اتنا اچھا نہیں ہے بالخصوص جب floods آئے تھے لیکن بہرحال میری آپ کے through اور Leader of the House کے through یہ گزارش ہے کہ فوری طور پر حکومت کی تمام ایجنسیوں، تمام حکومتی اہلکاروں اور تمام حکومتی وسائل کو بروئے کار لایا جائے اور relief efforts کو full strength پر آگے بڑھایا جائے۔ یہ ایک national calamity ہے اور national calamity میں ہم سمجھتے ہیں کہ اگر تمام پاکستانی متحد ہوکر، ایک قوم ہوکر اس کا سامنا کریں گے تو وہ بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین، جناب وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب چیئرمین! آج صبح جو شدید زلزلہ اسلام آباد اور پاکستان کے بہت سے علاقوں میں آیا ہے، یہ تو ایک technical چیز ہے کہ یہ 7.6 Richter scale پر تھا لیکن جو ہم نے محسوس کیا، کم از کم میں نے زندگی میں کبھی بھی زلزلے کے ایسے جھٹکے نہ محسوس کئے ہیں اور نہ دیکھے ہیں۔ اس کی مدت بھی طویل تھی۔ اس کے جھٹکے بھی بہت شدید تھے۔ ابھی تک پوری اطلاعات سامنے نہیں آئی ہیں لیکن جہاں جہاں سے بھی اطلاعات ملی ہیں وہاں سے یہی پتا چلتا ہے کہ بہت شدید زلزلہ تھا اور خصوصاً میں سمجھتا ہوں کہ ہندوکش کے جو دیہاتی علاقے ہیں، سوات اور ہزارہ کے جو اردگرد علاقے ہیں، اللہ تعالیٰ رحم کرے لیکن مجھے لگتا ہے کہ نقصان بہت زیادہ ہوگا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کچھ عمارات کے بارے میں اطلاع آئی ہے۔ جس طرح رضا ربانی صاحب نے ذکر کیا ہے مارگلہ ٹاور کے بارے میں اطلاع آئی

ہے۔ رضا ربانی صاحب نے جس نکتہ نظر کا اظہار کیا ہے میں اس کو welcome کرتا ہوں۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات پر رحم کرے۔ مجھے یقین ہے کہ جب کوئی تکلیف آتی ہے، بلوچستان میں floods آئے تھے، ہزارہ میں بارشوں سے شدید نقصان ہوا تھا اور جہاں پر کوئی تکلیف آئی ہے تو اس House نے بھی اکٹھے ہوکر unanimously ہاتھ بٹانے کی کوشش کی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت اس صورتحال سے نپٹنے کے لئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاکر پوری کوشش کرے گی کہ اس قدرتی آفت سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کی امداد کی جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت دونوں جانب سے House کا جو sentiment ہے وہ یہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے اور ان کی تکالیف میں اضافہ نہ ہو، کمی ہو اور ہر ایک کو حفظ و امان میں رکھے۔ اس وقت تمام ممبران اضطراب میں ہیں اور وہ اپنے علاقوں میں فون کر رہے ہیں، اطلاعات لینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ لہذا، میرے خیال میں اس session کو مزید جاری رکھنا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اسفندیار ولی صاحب۔

سینیٹر اسفندیار ولی، جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش یہ ہوگی کہ ہمارے جو issues تھے ان کی importance اپنی جگہ لیکن جو واقعہ سامنے آیا ہے تو میرا خیال ہے across the board ہر ایک ممبر کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے علاقے اور حلقے میں چلا جائے۔

My request to you and to the Leader of the House is to prorogue the session, so that we can go back to our home constituencies.

اس کی priority باقی سب issues سے زیادہ ہے۔ اگر آپ ابھی کرتے ہیں تو let us prorogue, let us go back to our home constituencies. Networks بھی خراب ہیں۔ Sir, we just could not contact to our home, our people کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ تو کسی کو اگر اعتراض نہ ہو تو let us prorogue and go back to our home constituencies.

Mr. Chairman: That is the will of House? There was a report to be laid down.

وہ کرکے پھر بعد میں prorogue کرتے ہیں۔ جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! میں support کرتا ہوں اسفندیار ولی صاحب نے جو فرمایا ہے۔ اس سے پہلے جو sentiments ہیں وسیم سجاد صاحب اور میاں رضا ربانی کے، اگر ممکن ہو تو ہمارا خیال ہے کہ جب ہفتہ دس دن میں یہ چیزیں settle ہو جائیں تو آپ یہ بھی فرمائیں کہ کیا آپ دوبارہ اجلاس call کرکے یہ remaining agenda dispose of کریں گے کیونکہ جو parliamentary calender دیا گیا ہے اس حساب سے تو ۱۶ نومبر تک کوئی اجلاس نہیں ہے۔ ذرا اس کی بھی وضاحت کر دیں کیونکہ requisition بھی Opposition کا ایک right ہوتا ہے لیکن ایک فیصلہ ہو جائے کہ ہم نے کب اور کس وقت remaining agenda مکمل کرنا ہے۔ تو یہ ذرا فرما دیں کہ پھر ہمارا پروگرام کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین، آپ decide کریں۔ میرا خیال ہے دس دن کے بعد کریں گے۔ ممبروں کو رمضان میں دقت ہو گی .but it is up to you

سینیٹر وسیم سجاد، جناب چیئرمین! اجلاس بلانا مناسب نہیں ہوگا۔ دوسرا یہ ہے کہ نومبر کونسا دور ہے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ نومبر میں ۱۱ تاریخ کو کر دیتے ہیں۔ ۱۶ نومبر کی بجائے ۴، ۵ دن پہلے کر دیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! دو باتیں آپ سے کرنی تھیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو سوالات کے notices ہیں ان کے بارے میں آپ مہربانی فرما کر بتا دیں کہ دوبارہ جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: دوسری بات یہ ہے کہ اسفندیار صاحب اور ڈار صاحب نے جو بات کہی ہے اس سے میں بالکل متفق ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ ۱۶ نومبر میں کافی دن باقی ہیں۔ ۱۶

سے پہلے اگر آپ کسی تاریخ کا تعین کر سکیں تو وہ بہتر ہوگا۔ ۱۶ نومبر سے پہلے ایک سیشن ہو جائے۔

جناب چیئرمین، نہیں، یوں کر لیتے ہیں کیونکہ رمضان کا آخری عشرہ ہے اور پھر عید ہے تو عید کے فوراً بعد بلا لیں گے۔ Parliamentary Affairs سے بھی coordinate کر کے کوشش کریں گے کہ ۱۶ نومبر کی بجائے ۱۱ نومبر کو ہو جائے۔ ۱۱ نومبر کو کر لیتے ہیں۔ جی تفہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم (وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی)، جناب چیئرمین! چونکہ زلزلے کے جھٹکے اب بھی محسوس ہو رہے ہیں اور اکثر دفاتر میں ملازمین کو کہا گیا ہے کہ دفاتر خالی کر دو۔ تو آپ بھی یہاں پر holiday کر دیں کیونکہ آدھا staff باہر کھڑا ہوا ہے، کچھ ممبران بھی باہر کھڑے ہیں۔ باقی بلڈنگز بھی خالی کرائی گئی ہیں۔ آپ بھی مہربانی کر کے یہاں پر چھٹی کروا دیں تاکہ staff بھی گھر چلا جائے۔ ممکن ہے ان کے گھر بھی کوئی نقصان ہوا ہو۔

جناب چیئرمین، جی ایسے ہی کر دیتے ہیں۔ طاہرہ لطیف صاحبہ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، جناب! مجھے یہ پتا تھا کہ اجلاس ہے لیکن پھر بھی میں جب گھر سے نکلی تو میں سیدھی مارگلہ ٹاور کی طرف گئی اور وہاں میں نے جو حالت دیکھی وہ اس قدر شدید اور کربناک تھی کہ بچوں اور عورتوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ لوگ بھاگے پھر رہے تھے۔ حامد میر صاحب "جیو" کے لئے تصویریں بنا کر چلے گئے۔ ادہر اجلاس کا time بھی ہو رہا تھا تو میں پھر گاڑی میں بیٹھ کر یہاں آ گئی ہوں۔ میں یہ کہہ کر آئی ہوں۔ جب بھی راولپنڈی اسلام آباد میں اس طرح کا کوئی مسئلہ ہو تو ہم خواتین نیلوفر بختیار صاحبہ کی سربراہی میں جاتی ہیں۔ اتفاق سے وہ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں تو اگر اجلاس ابھی ختم ہو جاتا ہے تو ہم واپس جا کر وہاں پر دوبارہ دیکھ لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی مہیم خان صاحب۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، جناب چیئرمین! 1997 میں کوئٹہ میں زلزلہ آیا یقینی طور پر

وہ ایک شدید جھٹکا تھا لیکن آج میں خود Parliament House میں اپنے Senator Services Centre میں بیٹھا ہوا تھا' اس جھٹکے کو میں نے کوئٹہ کے جھٹکے سے زیادہ محسوس کیا اور یہ کافی seconds تک جاری رہا۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ اب ہم building کے اندر دھنس جانے کی طرف جا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اطلاعات یہ ہیں کہ ہمارے Northern علاقے میں اس سے زیادہ اطلاعات آ رہی ہیں اور ہمارے Interior میں' لاہور اور ملتان تک یہ علاقہ اس belt میں ہے۔ یقینی طور پر ہمارا requisition اجلاس ہے issues تو عوام کے ہیں لیکن یہ آفت' یہ واقعہ جو ہے' یہ ہر ایک کے دل میں ہے کہ کہاں ہوا ہے' کس طرح ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام دوستوں کی طرف سے یہ متفقہ تجویز آ رہی ہے کہ اجلاس prorogue ہو تاکہ تمام اپنے علاقوں میں رابطہ کریں جس کو جانے کی ضرورت ہو' وہ جائے۔ ہم اپنی طرف سے بھی' Government تو کر رہی ہے' ہم عوام ہیں' ہم نمائندے ہیں۔ جس جس علاقے میں واقعہ ہوا ہے' جہاں ہوا ہے' ہم بذات خود بھی پہنچیں تو زیادہ بہتر ہو گا تاکہ ہم Government کے ساتھ عوام کے نمائندے اپنا ہاتھ بٹائیں۔ عوام کی حوصلہ افزائی کریں۔ Thank you.

Mr. Chairman: I think, I will read out the prorogation order.

یہ دو آخری ممبرز لے لیتے ہیں پھر اس طرح سے یہ سلسلہ چلتا رہے گا' سواتی صاحب اور ہدایت صاحب۔ جی سواتی صاحب۔

Senaror Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman! unfortunately, I have found myself in between rock and hot place

کہ میرے بچے وہاں پر dislodge ہو چکے ہیں' سارا کاروبار تقریباً 50% collapse ہو چکا ہے اور یہاں مانسہرہ کی خبر یہ ہے۔ اس وقت ہسپتال damage ہو چکا ہے اور وہاں پر مریضوں کو باہر shift کیا جا رہا ہے۔ میرے پاس کافی یتیم بچے تھے' وہاں پر اوگی کے اندر' میرے home town کے اندر' بچے تو خیر بچ گئے ہیں لیکن بہت بڑا کالج اور سکول ہے جو کافی حد تک demage ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس المیہ میں ہمیں Senate سے ایک ہمدردی کا پیغام ملک کو اور اپنی قوم کو دینا ہو گا اور میں یہ Leader of the Opposition اور Leader of

the House کو suggest کرتا ہوں کہ یہ ہمدردی کا پیغام aisle کی دونوں sides سے جانا چاہیے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین، بس آخری شاہ صاحب پھر .I think, we will prorogue

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ اس وقت جو زلزلہ آیا ہے، ایک تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمیں، ساری قوم کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے، ہمیں گناہوں سے توبہ کر کے اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ اس سے پہلے بھی قوموں پر جب عذاب آتا تھا اور جس قوم نے اللہ کی طرف رجوع کیا، اللہ نے اس عذاب کو ٹال دیا ہے۔ اس وقت جو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے، وہ سرفہرست اسلام آباد اور اس کے بعد ہزارہ Division اور سب سے زیادہ نقصان مظفر آباد، باغ میں ہوا ہے۔ باغ کے اندر ایک پورے کا پورا گاؤں "جیو" ٹی وی کی معلومات کے مطابق منہدم ہو چکا ہے۔ میری رائے اس مسئلے میں یہ ہے کہ ایک تو جو سرکاری ادارے ہیں، ان کو متحرک ہونا چاہیے۔ ابھی تک معلومات تو یہ ہیں کہ یہاں جو اسلام آباد میں نقصان ہوا، مقامی لوگوں نے وہاں پر جا کر مدد کی لیکن سرکاری ادارے ہماری پولیس اور دوسرے ادارے اس میں سستی سے، غفلت سے کام لیتے رہے، اگر یہی حالات ہمارے پاکستان میں، اس دیہی علاقے میں رہے تو کافی جانوں کا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔ بٹگرام، مانسہرہ، کوہستان کے اندر معلومات یہ ہیں کہ بہت سارے دیہی علاقے میں اکثر کچے مکان گر چکے ہیں۔ میں آپ اور ہال کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان اداروں کو ذرا متحرک کریں۔ صوبائی حکومتوں کو اور مرکزی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ جلدی سے وہاں ٹیمیں پہنچائیں تاکہ لوگوں کی کوئی فریاد رسی ہو سکے۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، جیسے یہاں پورے House میں سب سے اظہار ہوا ہے تو اس میں میرے خیال میں .you want to continue

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، لیکن حکومت کی طرف سے یہ ہدایت جاری نہیں کی جا رہی ہے کہ آپ گھروں سے نکلیں، کوئی اس طرح کا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب فوری طور پر آپ بھی لوگوں کو یہ advance instructions دیں، ان کی جو

concerned departments ہیں، وہ ابھی بھی careless ہیں۔ یہ اہم مسئلہ ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہدایت جاری کریں کہ وہ خطرہ آگے دو بجے تک بتا رہے ہیں۔ وہاں لوگوں کے بچے ابھی تک گھروں میں ہیں، لوگوں کو کوئی پتا نہیں ہے۔ میرا مقصد ہے کہ اللہ نے ہمیں بچایا اور ہم توبہ کریں۔ ہم اس ملک کے لئے اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے آج تہیہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم جو کہتے ہیں وہی کریں گے۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے۔ ابھی تھہیم صاحب نے بتایا ہے کہ سرکاری دفاتر کا کہہ دیا ہے۔ ضرور crisis centre والے، حکومت اور دوسرے لوگ بھی متحرک ہوں گے۔ یہاں پوری احتیاط ہونی چاہیے اور یہ ادارے پورے House کی طرف سے convey بھی ہو جائیں اور متاثرین کے ساتھ ہماری دعائیں ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

I will now, as it is will of the House, I will read out prorogation order.

In exercise of the powers conferred by clause-3 of Article-54 read with the 61 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of it's sitting on Saturday the 8th October, 2005.

Sd/-

(Mohammadmian Soomro)

Chairman Senate of Pakistan.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلٰم علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

[The Session was then prorogued sine die.]